بسم اللہ الرحمن الرحیم

عورت پر ساس اور سسر کی خدمت لازم ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا بیوی پر اپنے ساس اور سسر کی خدمت کرنا واجب ہے اور اس پر اس حوالے سے زبردستی کی جا سکتی ہے؟

جواب

عورت کے لیے اپنے ساس سسر کی جائز خدمت کرنا، مثلاً کھانا بنا دینا، کپڑے تیار کر دینا وغیرہ، حسن معاشرت کا حصہ اور سعادت مندی کی بات ہے، نیز یہ شوہر کے ساتھ بھلائی اور وفا شعاری کی علامت ہے، خصوصاً جبکہ ساس سسر عمر رسیدہ ہوں اور انہیں خدمت کی حاجت ہو۔ اگر عورت اچھی نیت کے ساتھ شوہر کے والدین کی خدمت کرتی ہے، تو ثواب کی حق دار ہے کہ یقیناً یہ شوہر کی خوشنودی کا باعث ہے۔ لیکن اس سب کے باوجود عورت پر اپنے ساس سسر کی خدمت کرنا شرعاً واجب نہیں کہ جس پر اسے مجبور کیا جا سکے۔ ہاں ضرورت ہو، تو احسن انداز میں اسے ترغیب دلائی جا سکتی ہے کہ یہ معاشرتی اخلاقیات کا تقاضا ہے۔ جیسے عورت پر اپنے ساس سسر یعنی شوہر کے ماں باپ کی خدمت واجب نہیں، ایسے ہی شوہر پر عورت کے ماں باپ سے ملنا واجب نہیں، بیوی کو میکے چھوڑ کے آنا اور واپس لانا واجب نہیں، بیوی کو گرمی سردی کے دو چار سوٹ کے علاوہ کوئی سوٹ دلانا واجب نہیں، ایک کمرے کی رہائش، تین چار سوٹ اور تین وقت کی روٹی پانی کے علاوہ کچھ دینا بھی واجب نہیں، لیکن ہر کوئی جانتا ہے کہ شوہر مذکورہ واجبات سے ہٹ کر ہزار کام بیوی کی سہولت، راحت اور خوشی کے لئے کرتا ہے اور یہ سب حسن سلوک ہے تو آخر کیا مصیبت ہے کہ بیوی کو شوہر کی سہولت، راحت اور خوشی کے لئے کچھ کرتے وقت شیطانی وسوسے آتے ہیں۔ میاں بیوی کا رشتہ حقوق کی جنگ سے نہیں چلتا، بلکہ ایک دوسرے سے حسن سلوک کرنے اور دل خوش کرنے سے چلتا ہے۔ باقی حد سے زیادہ بوجھ ڈالنا کسی کے لئے بھی درست نہیں۔

علامہ بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 855ھ/1451ء) لکھتے ہیں: ”ومنها استحباب حسن العشرة مع الأصهار“ ترجمہ: اور سسرالی رشتہ داروں کے ساتھ حسن معاشرت (اچھے برتاؤ) کا مستحب ہونا حدیث پاک سے ثابت ہے۔ (عمدۃ القاري شرح صحیح البخاري، کتاب الغسل،، جلد 3، صفحہ 219، دار إحیاء التراث العربی)

علامہ زین الدین محمد عبد الرؤوف مناوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1031ھ/1622ء) لکھتے ہیں: ”وأما ما جرت به عادة النساء في الأعصار والأمصار والبلاد والقرى والعجم والعرب من زمن المصطفى صلى الله عليه وسلم إلى الآن فهو بر و إحسان من جانب النساء ومسامحة صحبة منهن للأزواج بحمل كل الخدمة عنهم الواجبة لهن عليهم“ ترجمہ: اور رہا وہ جو

مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانۂ مبارکہ سے لے کر اب تک (تقریباً) زمانوں، شہروں، ملکوں، دیہاتوں، عجم اور عرب میں عورتوں کا معمول جاری ہے تو وہ عورتوں کی طرف سے بھلائی اور احسان ہے اور یہ ان کی جانب سے شوہروں کے ساتھ زندگی بسر کرنے میں نرمی برتنا ہے، شوہروں سے اُس تمام خدمت کا بوجھ (اپنے ذمے) لے لینے کے ساتھ جو (درحقیقت) شوہروں پر ان کے لیے واجب ہے۔ (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، حرف الحاء، جلد3، صفحہ392، مطبوعہ مصر)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1181

تاریخ اجراء: 11ذوالقعدۃ الحرام1447ھ/29اپریل2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net